ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-12

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

ڈاکٹر طالب حسین ہاشمی

ریسورس پرسن، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

وزٹنگ لیکچرار، یونیورسٹی آف ایجوکیشن فیصل آباد

فروغِ اقبالیات میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا مقام و مرتبہ

Dr. Talib Hussain Hashmi*
Resourse Person, Allama Iqbal Open University Islamabad.
Visiting Lecturer, University of Education Faisalabad.

***Corresponding Author:** talib.hashmi@gmail.com

Dr. Rafi-ud-Din Hashmi's place and Status in the Promotion of Iqbal Studies

I had a close acquaintance with Dr.Rafi-Ud-Din Hashmi. His personality was full of tenderness, humility, gentleness, selflessness, and good intentions. And endless sincerity was the distinguishing feature of his personality. He was always determined and dynamic, had a high gaze, spoke with a heart-warming voice, and had a burning soul. He was handsome in appearance, but he was a mountain of knowledge. The very respected Dr. Rafi-Ud-Din Hashmi is a reliable reference as an Iqbal scholar. Rafi-Ud-Din Hashmi was charming. He was a memorizer of the Quran. He was the embodiment of patience and contentment. The qualities of sincerity and love, civilization and decency, and knowledge of value were deeply embedded in him. He was a great admirer of scholars. He single-handedly did as much scientific and research work on Allama Iqbal as any institution could have done. Undoubtedly, the most reliable and authoritative name in the entire country regarding Iqbal understanding and Iqbal studies is Rafi-Ud-Din Hashmi. The nation should be grateful to him for understanding the secrets and thinker of the nation, Dr. Allama Muhammad Iqbal, well and then enlightening the elite and the public here with different aspects of his personality and various aspects of his thought.

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-12

ماخذ تحقیقی مجلہ

Key Words: *Dr. Rafi-Ud-Din Hashmi, Iqbal Shanas, Iqbal Studies. Dana-e-Iqbal. Research, Progressive.*

راقم کی اُستاد محترم ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی سے گہری شناسائی تھی۔اُن سے میرا گہرا تعلق دو حوالوں سے قائم ودائم تھا:ایک حوالہ تو"اقبالیات"ہے،جس کا میں ایک اسکالر ہوں۔دوسرا حوالہ شخصی ہے،اگرچہ اس کی بنیاد بھی علمی اور ادبی حوالے سے ہے۔اُن کی شخصیت میں رقیق القلبی،عاجزی وانکساری،حلیم الطبع،جود،اِستغنا،اور نیک نیتی بدرجہ اُتم موجود تھی۔بے پایاں خلوص اُن کی شخصیت کا طُرۂ امتیاز تھا۔ہر دم پُر عزم اور متحرک،نِگہ بلند،سُخن دِل نواز،جاں پُرسوز جیسی خوبیوں کے مالک تھے۔دیکھنے میں دھان پان تھے لیکن علم کے کوہِ گراں تھے۔ اُستاد محترم ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی بطور اقبال شناس ایک معتبر حوالہ **تھے**۔فکرِ اقبال کے فروغ کے لیے انھوں نے زندگی وقف کررکھی تھی۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی سَحر خیز تھے،حافظِ قرآن تھے اور پیکر صبر ورضا تھے۔اخلاص ومحبت،تہذیب و شائستگی اور علم قدری کی خصوصیات ان میں کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔وہ اہلِ علم کی بہت قدر کرتے تھے۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے علامہ اقبال پر تن تنہا اتنا تحقیقی،علمی اورادبی کام کرکے دکھایا جوکسی ادارے کے کرنے کا تھا بلاشبہ اقبال فہمی اور اقبال شناسی کے حوالے سے پورے ملک میں سب سے معتبر اور مستند نام ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا ہے،قوم کو ان کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اُنھوں نے دانائے راز،مفکر ملت ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کو اچھی طرح سمجھا اور پھر ان کی شخصیت کے مختلف گوشوں اور ان کی فکر کی مختلف جہتوں سے یہاں کے خواص اور عوام میں روشناس کرایا۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا اوڑھنا بچھونا فکر اقبال کو پرکھنا اور عام کرنا تھا۔ان کے کھانے پینے،اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے،سونے جاگنے،پہننے اوڑھنے میں بہت باقاعدگی تھی۔تصنع اور بناوٹ سے کوسوں دور تھے۔اپنی کتابوں کی تقریبات کو پسند نہیں کرتے تھے،لیکن اگر کسی مہربان نے اہتمام کردیا تو اس کی دل شکنی نہ کرتے اور اپنی مصروفیات اور صحت کو بالائے طاق رکھ کر تشریف لے جاتے۔اپنے نام اور کام کی تشہیر سے ہمیشہ پرہیز کیا اور بڑے بڑے عہدوں کو بھی نظر انداز کردیا۔

جن لوگوں نے حکیم الامت علامہ اقبال کی شخصیت اور فِکروفن پر پہلے قلم اُٹھایا ان میں پہلا طبقہ ان معاصرین کا ہے،جن میں سید نذیر نیازی،بشیر احمد ڈار،خلیفہ عبدالحکیم،ڈاکٹر سید عبداللہ،عبدالمجید سالکؔ وغیرہ قابلِ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-12
ماخذ تحقیقی مجلّہ

ذکر ہیں۔ اقبال شناسی کا یہ سلسلہ علامہ اقبال کے ہم عصروں تک ہی محدود نہیں رہا بل کہ یہ سلسلہ تا ہنوز جاری و ساری ہے۔

برصغیر ہندوپاک کے معروف اقبال شناسوں میں ڈاکٹر تحسین فراقی، پروفیسر عبدالمغنی، پروفیسر آل احمد سرور، پروفیسر اُسلوب احمد انصاری، پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد نحوی اور دوسرے اعلیٰ پائے کے کتنے اقبال شناس ہیں وہیں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا نام بہت اہمیت کا حامل ہے۔ علامہ اقبال کی شخصیت اور فِکر و فن پر اب تک سیکڑوں کتب لکھی جا چکی ہیں۔

اس سلسلے میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی رقم طراز ہیں:

> "ایک محتاط اندازے کے مطابق دُنیا بھر میں اقبالیات پر شایع شدہ چھوٹی بڑی کتابوں اور مجلّات کے خاص نمبروں کی تعداد دو ہزار سے متجاوز ہو چکی ہے۔ اس بحر ذخار کا تقریباً تین چوتھائی حصّہ "اقبالیات پاکستان" پر مشتمل ہے۔ مطالعہ اقبال میں یہ پیش رفت حیرت انگیز ہے۔ اس برق رفتاری اور فروغ پذیری کو علامہ اقبالؒ کی طلسماتی شخصیت کا اعجاز سمجھنا چاہیے۔" (۱)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی ۹ جنوری ۱۹۴۰ء میں ضلع چکوال کے ایک گاؤں مصریال میں پیدا ہوئے۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی خوش قسمتی تھی کہ اُنھوں نے عِلمی و ادبی ماحول میں آنکھ کھولی۔ ان کے والد اور دادا دونوں اُس زمانے کے بہت بڑے عالِم دین اور مبلغ تھے۔ رفیع الدین ہاشمی کی عُمر چھ سال تھی جب ان کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا، چناں چہ ان کی پرورش چچی اور دادی جان نے بہت اچھے انداز سے کی۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی ایک بہن تھی، جو بچپن ہی میں فوت ہو گئی، والد گرامی سیمابی طبیعت کے تھے، چناں چہ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی تعلیم و ترتیب کی ذمے داری ان کے چچا عبدالرحمٰن ہاشمی نے سنبھال لی۔ تعلیمی مدارج میں بار بار رکاوٹیں حائل ہوئیں، لیکن وہ انھیں عبور کرتے رہے۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے بچپن میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیا۔ اسکول کی تعلیم بھی ساتھ ساتھ جاری رکھی۔ مڈل کے امتحان میں اچھے نمبروں کے ساتھ کامیاب ہونے کے بعد ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی نظر گھر میں موجود "بانگ درا" کے نسخے پر پڑی اور مطالعہ کرنا شروع کیا اور اس مجموعے کے آغاز میں درج بچوں کی نظمیں ان کو ازبر ہوئیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-12
ماخذ تحقیقی مجلہ

اس بارے میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی رقم طراز ہیں:

"بچپن میں جب اسکول میں زیر تعلیم تھا تو ہمارے گھر میں " بانگ درا " مجموعہ تھا مجھے بعد میں پتہ چلا کہ " بانگ درا" کا پہلا ایڈیشن تھا جو اَب نہیں ملتا۔ میں اس کو پڑھا کرتا تھا اور شروع میں جو بچوں کی نظمیں مثلاً "ایک پہاڑ اور گلہری"، "ایک مکڑا اور مکھی"، "گائے اور بکری"، "بچے کی دُعا"، "ہمدردی"، "ماں کا خواب"، "پرندے کی فریاد"، بہت اچھی لگتی تھیں۔ خیر جب میں انٹر میڈیٹ میں تھا تو مجھے "بال جبریل" مل گئی۔" (۲)

۱۹۵۷ء میں میٹرک کا امتحان انبالہ مسلم ہائی اسکول سرگودھا سے نمایاں نمبروں کے ساتھ پاس کیا تھا۔ ایف۔اے کے لیے گورنمنٹ کالج میں داخلہ لیا تھا۔ ان کا ایک پھیپھڑا ان کے زمانہ طالب علمی (ایف۔اے) سے کام کرنا چھوڑ گیا تھا اور پھر ان کی جسمانی صحت بھی شاید کبھی قابل رشک نہیں رہی تھی، اس پر مستزاد یہ کہ وہ سال میں کم از کم ایک دو بار پریشان کن صورت حال کا شکار بھی ہو جاتے؛ لیکن مجال ہے کہ کبھی اپنے معمولات میں فرق آنے دیا ہو۔ صبح سویرے مسجد میں جانا، سیر کرتے ہوئے منزل کو دہرانا، سارا دن مطالعہ و تحریر و تصنیف میں مصروف رہنا اور اس دوران اذان کی آواز سنتے ہی سب کچھ چھوڑ چھاڑ مسجد کا رخ کرنا ان کے معمولات میں شامل رہا۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کالج کی ادبی کمیٹی "حلقہ ادب" میں باقاعدگی سے شرکت کرتے تھے۔ ادب میں دل چسپی کا ذوق یہیں سے پیدا ہوا۔ ۱۹۶۰ء میں انٹر میڈیٹ کا امتحان فرسٹ ڈویژن لے کر کامیاب ہوئے تھے۔ ۱۹۶۳ء میں گریجویشن کا امتحان پرائیویٹ امیدوار کے طور پر دیا اس میں کامیاب ہوئے تھے۔ پھر گورنمنٹ کالج سرگودھا میں ایم۔اے اُردو کی کلاس میں داخلہ لے لیا تھا۔ اور ینٹل کالج کے نامور اساتذہ سے اکتساب فیض کرنے کی خواہش دل میں مچلتی رہتی، چناں چہ کچھ عرصے کے بعد وہاں مائیگریشن کرا لی۔ انھیں وہاں ڈاکٹر وحید قریشی، سید وقار عظیم اور سید عبداللہ جیسے اساتذہ سے سیکھنے کا موقع ملتا تھا۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کو اپنے اساتذہ سے مل کر بہت اچھا لگتا تھا وہ اپنے شاگروں کی تعلیم پر خصوصی دھیان رکھتے تھے۔

بال جبریل کی غزلیں اور نظمیں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے زبانی یاد کر لیں۔ اِس طرح اقبالیات سے ان کا تعلق قائم ہو گیا۔ بی۔اے کی سطح تک ان کے مطالعے میں اور وُسعت پیدا ہوئی اور ایم۔اے کی سطح پر ان کے نصاب میں اقبالیات کے لیے ایک پرچہ مخصوص تھا۔ اِمتحان کی تیاری کے سلسلے میں اُنھیں اقبالیات کی بنیادی کتابوں کا مطالعہ بڑی ژرف نگاہی سے کرنا پڑا، اس طرح اقبالیات کے ساتھ ان کی وابستگی اور مضبوط ہو گئی۔ اقبالیات کے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-12

حوالے سے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا پہلا مضمون "کیا ہمیں اقبال کی ضرورت ہے؟" کے موضوع پر ستمبر ۱۹۷۱ء میں لاہور سے شایع ہونے والے رسالہ "سیارہ" میں شایع ہوا۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی اپنی شخصیت کو نکھارنے میں سیّد اسعد گیلانی کا اہم کردار سمجھتے تھے۔ اور یئنٹل کالج میں وہ یونیورسٹی کے مجلّہ "محور" کے مدیر اعلیٰ مقرر ہوئے تھے۔ زمانہ طالب علمی کے دوران ان کی کچھ صحافتی مصروفیات بھی رہیں۔ ایک اخبار کے ریذیڈنٹ ایڈیٹر کی حیثیت سے بھی خدمات سر انجام دی تھیں۔ ماہنامہ ہفت روزہ "آئین" اور "تعمیر انسانیت" سے بھی وابستہ رہے۔ ان کو اپنے مزاج کے مطابق درس و تدریس کا شوق تھا۔ اس لیے ۱۹۶۶ء میں ایم۔ اے اُردو کرنے کے بعد جھنگ میں ایک نجی کالج میں اُردو کے لیکچرار کی حیثیت سے فرائض سر انجام دیتے رہے۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی گورنمنٹ کالج مری میں بطور لیکچرار تعیناتی کے بعد اُنھوں نے نصابی ضرورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اقبال کی طویل نظموں پر لکھنا شروع کیا اور اس کام کی تکمیل میں ڈاکٹر معین الرحمٰن انہیں وقتاً فوقتاً اپنی قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے اور اس طرح اقبالیات کے موضوع پر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی نایاب پہلی کتاب "اقبال کی طویل نظمیں" ۱۹۷۴ء میں منظر عام پر آئی۔

اس ضمن میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی لکھتے ہیں:

> "گورنمنٹ کالج مری میں میرا تقرر ہوا تو کالج اوقات کے علاوہ بالکل فراغت تھی میں نے اقبال کی بعض نظموں پر لکھنا شروع کیا اس کے نتیجے میں " اقبال کی طویل نظمیں " کے نام سے ایک کتاب تیار ہو گئی۔ یہ اقبالیات پر میری کاوش تھی جو بنیادی طور پر طلبہ کے لیے لکھی گئی تھی اور کتابی صورت میں اگرچہ کئی سالوں بعد چھپی۔ بہت سے ممتاز نقادوں اور میرے اساتذہ نے جن میں پروفیسر وقار عظیم، مولانا ماہر القادری، پروفیسر طاہر فاروقی، سید نذیر نیازی، ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر جگن ناتھ آزاد، ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا اور انور سدید شامل تھے، میری کوششوں کو سراہا۔ ان کی حوصلہ افزائی نے میری ہمت بندھائی اور یوں اقبالیات کی طرف میری رُغبت زیادہ ہوتی گئی"۔ (۳)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-12

ماخذ تحقیقی مجلہ

گورنمنٹ کالج سرگودھا کی ملازمت کے دوران ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے تحقیقی کام کرنا شروع کیا۔ جس میں اُنھوں نے ایک ایسے موضوع کا انتخاب کیا جس میں اُنھیں اقبالیات کے بنیادی مآخذ یعنی تصانیف اقبال پر کام کرنے کا موقع ملا۔ پی ایچ۔ڈی میں ان کے مقالے کا موضوع "تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ" تھا جو اُنھوں نے ۱۹۸۰ء میں معروف اقبال شناس ڈاکٹر وحید قریشی کی زیر نگرانی مکمل کیا۔ مقالے کی تیاری میں اُنھیں بڑی گیرائی اور گہرائی سے تصانیف اقبال کا مُطالعہ کرنا پڑا اس ان کی وابستگی اقبالیات کے ساتھ اور پختہ ہوگئی اور آج ہم انھیں شعبہ اقبالیات میں سند مانتے ہیں۔

۱۹۸۱ء میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے پنجاب یونی ورسٹی سے مقالہ لکھ کر ڈاکٹر کہلائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی بہت بڑے اقبال شناس ہیں۔ ڈاکٹر وحید قریشی کی نگرانی میں مکمل ہونے والا مقالہ مثالی ہے۔ اُنھوں نے املائی اُسلوب کا بھی مثالی انداز اپنایا۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا یہ مقالہ جب کتابی شکل میں منظر عام پر آیا تو تحقیق و تدوین کے اسکالرز کے لیے بہت سود مند ثابت ہوا۔

> " جس دیدہ ریزی اور باریک بینی کے ساتھ آپ نے ایک ایک لفظ، ایک ایک حرف اور رموز او قاف پر نظر ڈالی ہے، وہ ایک مثال کی حیثیت سے پیش کیے جانے کے قابل ہے"۔ (۴)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے اقبالیات کے ایک ہی موضوع پر نہیں لکھا ہے بل کہ ان موضوعات پر بھی قلم اُٹھایا ہے جن کی طرف بہت سے اقبال شناسوں نے دیکھا تک نہیں ہے اور وہ ہے تجزیاتی اور حوالہ جاتی کام۔ تجزیاتی کام کے سلسلے میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے ۱۹۷۳ء سے لے کر ۱۹۸۹ء تک مستقل طور پر اقبالیاتی ادب کے سالانہ جائزے پیش کیے ہیں، جن میں "اقبالیات کے گیارہ سال"، "۱۹۸۴ء کا اقبالیاتی ادب"، " ۱۹۸۵ء کا اقبالیاتی ادب، "۱۹۸۶ء کا اقبالیاتی ادب"، اور "اقبالیاتی ادب کے تین سال" قابل ذکر ہیں۔

حوالہ جاتی کام کے سلسلے میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے "کتب اقبال"، "کتابیات اقبال"، اور " علامہ اقبال" (منتخب کتابیات) تین کُتب لکھی ہیں۔ اسی طرح تحقیق و تنقید کے حوالے سے "اقبال کی طویل نظمیں"، "خطوط اقبال"، "تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ"، "علامہ اقبال اور میر حجاز"، " تحقیق اقبالیات کے مآخذ"، "اقبالیات تفہیم و تجزیہ" کے علاوہ اور بھی کچھ کتابیں مرتب کی ہیں جن میں "اقبال بحیثیت شاعر"، " اقبال شناسی

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-12
ماخذ تحقیقی مجلہ

اور جرنل ریسرچ"، "اقبال شناسی اور محور"، "اقبال بچوں اور نوجوانوں کے لئے" اور "اقبالیات کے سو سال" قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے بہت سے مضامین اور مقالات مختلف رسائل اور جرائد میں چھپ چکے ہیں۔

برصغیر ہندو پاک میں چند ایسے افراد موجود ہیں جو اقبالیات میں ہوئی پیش رفت اور اس پر موجود مواد کا تنقیدی جائزہ پیش کرتے رہتے ہیں۔ تجزیاتی کام میں طرح طرح کی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، پہلے کتاب کے بارے میں معلومات حاصل کرنا (کہ اس سال کون کون سی کتاب شائع ہوئی) اور پھر اس کتاب کو حاصل کرنا اور پھر اس کا بہ غور مطالعہ کرنا اور اس کی قدر و قیمت کا تعین کرنا اور پھر اس کا جائزہ پیش کرنا ایک نہ صرف صبر آزما بل کہ پُر خطر کام بھی ہے جسے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب نے انجام دے کر اقبالیاتی ادب کی وقیع خدمت انجام دی ہے۔ ہر سال علامہ اقبال کے فکر و فن پر اتنی کتابیں شایع ہوتی رہتی ہیں کہ ان سب تک رسائی حاصل کرنا اور ان کا مطالعہ کرنا کسی ایک فرد کیلئے ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے جسے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے اقبالیاتی جائزوں نے ہر فرد کے لیے آسان بنادیا ہے۔

"اقبالیات کے سالانہ جائزوں کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں اقبالیات کی سمت و رفتار کا اندازہ کرنے میں مدد مل سکے نیز اقبالیاتی ادارے، اقبال سے دلچسپی رکھنے والے اہل قلم اور اقبال شناس مصنفین، ایک لمحے کے لیے رُک کر مختلف زاویوں سے، اقبالیات کی پیش رفت کا جائزہ لے سکیں اور اس کی روشنی میں اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے پر توجہ دیں۔"(۵)

نامور محقق اور اقبال شناس ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے اقبالیاتی جائزوں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وہ جو بات کہتے ہیں دلیل اور حوالے کے ساتھ ہے انھوں نے اقبالیات کے صرف قریبی دور کو پیش نظر نہیں رکھا بل کہ ہر کتاب کا جائزہ وسیع تر پس منظر میں رکھ کر کیا ہے اور لکھنے والوں کے بیانات کی جہاں تردید کی ہے وہاں ٹھوس ثبوت بھی فراہم کئے ہیں۔" (۶)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے اقبالیاتی جائزے صرف کتب شماری تک محدود نہیں بل کہ انھوں نے تمام تصنیفی اور تالیفی کاموں کی قدر و قیمت اور اہمیت متعین کرنے کی سعی کی ہے اور بعض کتابوں اور تحریروں پر گرفت بھی کی ہے مثلاً اقبال کے نام سے فائدہ اُٹھانے والے بعض حضرات نے اپنی کتابوں کے نام اس طرح رکھے ہیں کہ وہ

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-12

ماخذ تحقیقی مجلّہ

کتابیں اقبالیات سے متعلق معلوم ہوتی ہیں حالاں کہ ان میں اقبالیات کا حصّہ سرے سے ہی نہیں ہوتا ہے یا محض جزوی یا برائے نام ہوتا ہے۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی علم و ادب کی دو ہستیوں سے بہت متاثر تھے ان میں ایک مولانا مودودی اور دوسری ہستی علامہ اقبال۔ اس تناظر میں انہوں نے ایک کتاب بھی "خطوطِ مودودی، ابقلا: مسائل و مباحث" کے نام سے ترتیب دی۔ اس موضوع کو منتخب کرنا اس بات کی گواہی ہے کہ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی دونوں شخصیات سے بہت زیادہ متاثر تھے۔

اقبالیات اگرچہ ان کا اساسی محور تھا تاہم اردو تحقیق کے حوالے سے بھی انہوں نے گراں قدر کام کیا۔ "جامعات میں اردو تحقیق" ان کی ایک ایسی ہی کتاب ہے اس تحقیق کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ جامعات میں موضوعات کی تکرار و توارد کا سلسلہ رک گیا۔ اردو کی تدریس کے حوالے سے بھی انھوں نے عمدہ تحقیقی و تنقیدی کتابیں لکھیں۔

"اصنافِ ادب" ان کی ایک ایسی ہی کتاب ہے جو اب بنیادی حوالے کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے تحقیق اور تنقید کے بعد تخلیقی جوہر اس وقت کھل کر سامنے آئے جب انہوں نے جاپان اور اندلس کے سفر نامے لکھے وہ ایک سادہ طبیعت، نرم خو، مرنجا مرنج اور حرص و طمع سے بے نیاز انسان تھے۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی تحریروں کے ذریعے سے ہی یہ بات عیاں ہوئی ہے کہ علامہ اقبالؒ کی شخصیت اور تخلیقات پر دنیا کے ۱۴۱ زبانوں میں کتابیں لکھیں جا چکی ہیں اور اتنی ہی زبانوں میں ان کی شاعری کے تراجم بھی ہو چکے ہیں۔ اقبال اور اقبالیات سے فرطِ محبت ان کی فِطرت کا حصّہ ہے۔ پروفیسر عبد الحق نے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کو دانائے اقبال کہا ہے۔

پروفیسر عبد الحق ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے بارے میں کہتے ہیں:

> "علامہ اقبال سے متعلق معلومات کا ذخیرہ ان کے مطالعہ کا اعجاز ہے اور حقائق کی تعبیر سرودِ سحر آفریں سے کم نہیں"۔ (۷)

فروغِ اقبالیات کے حوالہ سے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی بہت تالیفات، تخلیقات اور تصانیف سامنے آتی ہیں۔ کلامِ اقبال کی قرآت خوانی سے نوجوان طلبا و طالبات بہت متاثر ہوتا ہے۔ بہت زیادہ اقبال شناس اس میں مصروف نظر آتے ہیں۔ اس حوالہ سے اشاریہ سازی کی بھی بہت اہمیت ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-12
ماخذ تحقیقی مجلہ

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی حق گو اور نڈر اقبال شناس تھے۔ یہ خوبیاں بہت کم اقبال شناسوں میں ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے بذاتِ خود کبھی بھی اپنی اقبال شناسی کے بارے میں کوئی دعویٰ نہیں کیا ہے، خود کو وہ اقبالیات کا ایک ادنی اسکالر تصور کرتے تھے۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے فکرِ اقبال کے تعارف اور اس کی مختلف جہتوں کی وضاحت و تفہیم کی جو بھرپور کوشش کی ہے، یہ کاوشیں اقبالیات سے وابستگی اور ان کی اقبالیاتی خدمات کی واضح دلیل ہے۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے علامہ اقبال کے فکر و فلسفہ پر جو کچھ بھی لکھا ہے، یہ ہے کہ وہ نہایت صاف، سادہ، واضح اور روشن ہے۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے کئی دہائیوں کی تحقیق کے بعد دنیا کی اکتالیس زبانوں میں علامہ اقبال کی نظم و نثر اور ان کے تراجم، تشریحات اور تنقید پر مشتمل پونے چھ ہزار کتابوں اور ان کے مصنفین کے بارے میں ضروری معلومات پر مبنی مواد کو یکجا کر کے "کتابیاتِ اقبال" کے نام سے مرتب کر دیا ہے۔ اس گراں قدر تحقیقی سرمائے کو انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبۂ اقبال برائے ریسرچ اینڈ ڈائیلاگ نے بڑے خوبصورت پیرائے میں اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ چند سال قبل اسلامک انٹرنیشنل یونی ورسٹی اسلام آباد میں پونے دو ہزار صفحات پر مشتمل "کتابیاتِ اقبال" کے نام سے چھپنے والی اس عظیم تحقیقی کتاب "کتابیاتِ اقبال" کی تقریب رونمائی بھی منعقد کی گئی تھی۔ جس کے لیے اُستاد محترم ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب خصوصی طور پر منصورہ، لاہور سے تشریف لائے تھے۔

معروف شاعر جناب افتخار عارف، اکیڈمی آف لیٹرز اسلام آباد کی چیئرپرسن ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈاکٹر حبیب الرحمٰن عاصم جیسے عظیم اسکالر بھی تقریب میں موجود تھے۔ ہال اساتذہ اور طالبات سے کچھا کھچ بھرا ہوا تھا۔ چند طلباء بھی ایک جانب بیٹھے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کردار اور انکسار کی دولت سے مالا مال ہیں، وہ ان نابغۂ روزگار شخصیات میں سے ہیں جو نام و نمود اور تشہیر سے بے نیاز ہو کر اپنا کام غیر معمولی لگن اور بھرپور جذبے کے ساتھ مکمل کرتے ہیں۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے تقریب میں گلے کی خرابی کی وجہ سے تقریر نہیں کی تھی۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی ویسے بھی تقریر کے نہیں تحقیق کے آدمی تھے۔ مگر اسٹیج پر بیٹھے ہوئے مقرّرین نے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کو بہت اچھے انداز سے خراجِ تحسین پیش کیا اور ان کے تحقیقی کارناموں کی دل و جان سے تعریف کی تھی۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا اقبالیاتی سرمایہ صرف ان کی تصنیف کی ہوئی کتب تک محدود نہیں ہے بل کہ ان کے تحقیقی و تنقیدی مضامین و مقالات کا بہت بڑا سرمایہ موجود ہے۔ بیشتر مضامین و مقالات مختلف پروگراموں، کانفرنسوں، سیمیناروں اور خصوصی لیکچروں کے لئے تحریر کئے گئے ہیں جو ان کی کسی کتاب میں شامل نہیں ہیں

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-12

ماخذ تحقیقی مجلہ

۔چوں کہ ان کا اقبالیاتی سرمایہ اتنا وسیع ہے کہ اس تحقیقی مقالے میں ان کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے اس لئے ان کے اہم اور چندہ مضامین کا انتخاب کر کے ان کا ذکر اور تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔دیگر اقبالیاتی تحریروں کی طرح ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے ان مضامین ومقالات میں اپنا ایک منفرد انداز اپنایا ہے۔اپنی انفرادیت قائم رکھنے کے لئے انہوں نے ایسے موضوعات پر قلم اٹھایا ہے جن پر بہت کم لوگ قلم اٹھاتے ہیں بحیثیت مجموعی ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی یہ تحریریں ذخیرہ اقبالیات میں ایک اہم اضافہ ہے۔ حکومت پاکستان نے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی علمی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف میں انہیں ستارۂ امتیاز سے نوازا تھا۔

چھتیس سالہ منصبی اور پینتیس سالہ ادبی، تحقیقی اور تصنیفی زندگی گزارنے کے بعد ۲۵ جنوری ۲۰۲۴ء کو جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ انھوں نے پسماندگان میں دو بیٹے اور ۳ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی اپنے کردار و عمل سے خود کو ایک صالح اور مثبت فکر و نظر کا حامل انسان ثابت کر چکے تھے۔انھوں نے اس تہذیب اور روایت کو زندہ رکھنے کے لیے اپنا خونِ جگر صرف کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول کرے اور ان کو اپنی مغفرت سے نوازے۔اللہ عزوجل ان سے نرمی کا معاملہ فرمائیں گے۔آمین ثم آمین

نگہ بلند، سخن دل نواز، جاں پُر سوز
یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کے لیے [۸]

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-12

حوالہ جات

۱۔اقبالیاتی ادب(اُردو)ایک مختصر مُطالعہ،شمارہ نمبر۱۶،(سری نگر:اقبال انسٹی ٹیوٹ کشمیر یونیورسٹی،ن۔د)،ص:۴

۲۔"رُودِادب" مجلّہ گورنمنٹ عائشہ ڈگری کالج برائے خواتین(لاہور)۲۰۰۳ء،ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا انٹرویو)، ص:۱۸۵

۳۔روزنامہ جسارت(کراچی)۱۷نومبر،۱۹۷۸ء،ماہر اقبالیات،نقاد اور محقق پروفیسر رفیع الدین ہاشمی سے انٹرویو از راغب شکیب)،ص:۹

۴۔رفیع الدین ہاشمی،ڈاکٹر، تصانیفِ اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ،مکتوب بنام رشید حسن خاں،(لاہور:اقبال اکادمی پاکستان،طبع سوم،۲۰۱۰ء)،ص:۱۳

۵۔رفیع الدین ہاشمی،ڈاکٹر،اقبالیاتی جائزے(لاہور:گلوب پبلشرز،۱۹۹۰ء)،ص:۵۲

۶۔رفیع الدین ہاشمی،ڈاکٹر،اقبالیاتی جائزے(لاہور:گلوب پبلشرز،۱۹۹۰ء)،ص:فلیپ

۷۔عبدالحق،پروفیسر، تبریک وتبصرے،(نئی دہلی:اصیلا پریس دریاگنج،۲۰۱۲ء)،ص:۷۹

۸۔محمد اقبال،کلیاتِ اقبال اردو(لاہور:اقبال اکادمی،۲۰۱۸ء)،ص:۳۸۳